رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

زنانہ اخبار

مصباح

مہینے میں دو بار

قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۸	۱۵ اپریل سنہ ۱۹۲۸ء ✤ ۲۳ شوال سنہ ۱۳۴۶ھ	جلد [illegible]

KHILAFAT LIBRARY

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

مرسلہ فاطمہ بیگم عصمت اہلیہ محمد یعقوب صاحب قریشی لاہور

دکھ سے بچانیوالے غم سے چھوڑانیوالے
اے ذوالمنن بچالے سب ہیں ستانیوالے

زخموں پہ درد غم کے مرہم لگانیوالے
خوشیاں مٹانیوالے دکھ کے بڑھانیوالے

آفت ہے سر پہ آئی بن تیرے کون ٹالے
مولیٰ مری مدد کر مشکل میں آنے والے

چاروں طرف سے مجھ کو رنج و الم نے گھیرا
غم کی ہے رات مجھ پر دیکھیں ہو کب سویرا

دل تنگ آگیا ہے اس زندگی سے میرا
اس بیکسی میں یارب بس آسرا ہے تیرا

دل اور جگر غموں کے بھالوں نے چھید ڈالے
مولیٰ مری مدد کر مشکل میں آنے والے

تصویر ہوں میں غم کی نقشہ ہوں بیکسی کا
دکھڑا کسے سناؤں میں اپنی بے بسی کا

جب ہو نہ کوئی ہمدم کیا لطف زندگی کا
کوئی نہیں ہے ساتھی تکلیف کی گھڑی کا

آنکھوں سے اشک جاری لب پر ہیں آہ و نالے
مولیٰ مری مدد کر مشکل میں آنے والے

اے پُر فریب دنیا دیکھی تیری صفائی
مکروں میں تیرے آکر لاکھوں نے جاں گنوائی
جو خیال نثار دیکھا اُسپہ چھری چلائی
یارب تری دہائی یارب تری دہائی

بےکس پہ پڑے نہ کوئی اس بیوفا کے پالے
مولیٰ میری مدد کر مشکل میں آنے والے

دن رات سرد آہیں بھرنا ہے کام میرا
ٹوٹا بری طرح سے خوشیوں کا جام میرا
دنیا کے بیکسوں میں مشہور نام میرا
لوٹا ہے ظالموں نے عیشِ مدام میرا

آتش نے درد و غم کی ڈالے جگر پہ چھالے
مولیٰ میری مدد کر مشکل میں آنے والے

افسوس کہ ہوں غموں سے بیحد ملول مولیٰ
عصمت کی التجا ہے کرلے قبول مولیٰ
رحمت کا مجھ پہ اپنی کردے نزول مولیٰ
میری مسرتوں کا کھل جائے پھول مولیٰ

پُر نور ہو سویرا دن ہوں مراد والے
مولیٰ میری مدد کر مشکل میں آنے والے

دارالامان کی خبریں

۶ر اپریل بعد نماز جمعہ سے ۸ر اپریل ۱۹۲۸ء ۲ بجے ظہر تک مجلس مشاورت کے اجلاس ہوتے رہے۔ اس دفعہ یہ مسئلہ بھی پیش ہوا۔ کہ زنانہ ہوسٹل کھولا جائے تا بیرونجات کی لڑکیاں دارالامان میں تعلیم و تربیت پا سکیں۔

تمام نمائندگان اس کی اہمیت اور ضرورت کو تسلیم کرتے تھے لیکن بعض کی رائے تھی کہ سردست دس سال تک کی بچیوں کیلئے چھوٹے پیمانے پر ہوسٹل کھول دیا جائے۔ اور بعض کی رائے تھی کہ پہلے دس ہزار روپیہ جمع کرکے مناسب انتظامات کر لئے جائیں۔ یعنی ہوسٹل کیلئے محفوظ عمارت ہو۔ لائق استانیاں ہوں۔ تا بعد میں قدم پیچھے نہ ہٹانا پڑے۔ اس معاملہ میں خواتین سے بھی رائے لے لی گئی جو بر عایت پردہ اجلاس مشاورت میں شریک تھیں۔

محترمہ میمونہ بیگم صاحبہ اور محترمہ سعیدہ صاحبہ بنت خان ذوالفقار علیخان صاحب نے مختصر الفاظ میں عمدگی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جس سے سب کمیٹی کی رائے کی تائید ہوتی تھی یعنی پہلے روپیہ جمع کیا جائے اور مناسب تیاری ہو جائے۔ آخر حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے فیصلہ فرمایا کہ ہوسٹل کیلئے روپیہ مردوں کی طرف سے جمع ہو (نہ کہ عورتوں کی طرف سے جیسا کہ رائے دی گئی ہے) اور پھر ہوسٹل کھول دیا جائے اتنے میں جماعت خواتین سے لائق استانیاں بھی تیار ہو جائینگی۔ مجلس مشاورت کی افتتاحی تقریر میں حضور نے نمائندگان کو آگاہ فرمایا کہ اگلے سال میں یہ سوال پیش کرنا ہوگا کہ خواتین جماعت کو مجلس مشاورت میں کس حد تک اور کس طرح پر شریک مشورہ کیا جائے نہ صرف اسلامی تعلیم بلکہ زمانہ بھی اس طرف متوجہ کر رہا ہے کہ ہم بہت جلد اس بارے میں اپنا طرزِ عمل معین کر لیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دار الامان - مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۲۶ء

صداقت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعودؑ کے معیار پر میرا مضمون ہے۔ معیار کانٹے کو کہتے ہیں۔ جس سے سونا چاندی جواہرات تولے جاتے ہیں۔ اور صادق کی صداقت کا معیار قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (پارہ ۲۱ ع ۱۶) البتہ ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے نمونہ اچھا۔ آؤ اِس معیار پر حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو تولیں۔

پہلا معیار یہ کہ دعویٰ کرنے والے کی زندگی اپنے دعویٰ سے پہلے بے عیب ہو۔ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون (پارہ ۱۱ ع ۸ سورۃ یونس ع ۲) اور صحیح حدیث میں آیا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے قریش وغیرہ کو بلا کر دریافت کیا تھا کہ اگر میں کہوں کہ دشمن تمہاری گھات میں ہے۔ صبح کے وقت تم پر شب خون کریگا۔ تو کیا تم تسلیم کروگے۔ تو سب نے بالاتفاق کہا۔ کہ ما جربنا علیک الکذب کبھی ہمارے تجربہ میں تجھ پر یا تیرا جھوٹ نہیں آیا۔

صداقت مسیح موعودؑ کا (۱) ثبوت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک شہر کے چند لوگوں کو بلا کر حجت پوری فرمائی۔ اور ان کے آخری خلیفہ مہدیؑ نے اشتہار دیا۔ کہ اگر میرا کوئی چھوٹا سا گناہ بھی بعثت سے پہلی عمر کا بیان کرے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ اللہ کے فضل سے اب تک کسی نے نہیں ثابت کیا۔ حالانکہ آپ کے مخالفین قادیان میں بکثرت موجود رہے اور تھے۔ جو اس دنیا سے تو چل دیئے۔ مگر دعویٰ مذکور کے خلاف ایک لفظ بھی نہ کہہ سکے سبحان اللہ کہ اللہ تعالیٰ کا الہام قد لبثت فیکم عمرا بھی حرف بحرف پورا ہوا۔

دوسرا معیار یہ کہ اس پر خدا کی وحی نازل ہو۔ اللہ کریم نے فرمایا ہے۔ انا اوحینا الیک کما اوحینا الی الذین من قبلک (سورۃ شوریٰ ع ۲) اور پھر فرمایا۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ (سورۃ الکہف ع ۱۲)

(۲) ہمارے آقا اور مطاع پر اللہ کی تازہ وحی نازل ہوئی۔ اور ہزاروں لوگ ہزاروں دفعہ اسکی صداقت کو مشاہدہ کر چکے ہیں۔ لیکن اگر چمگادڑ سورج کو دن کے وقت نہ دیکھے تو سورج کا کیا گناہ ہوا۔ اس کی اپنی آنکھوں کا قصور ہے۔

تیسرا معیار یہ کہ بعض غیب پر اس کو اطلاع دیجائے تاکہ ثابت ہوجائے کہ بیشک یہ عالم الغیب سے راز رکھتا ہے۔ اللہ علیم نے فرمایا ہے۔ لا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ (سورۃ الجن ع ۲)

لیکن سب غیبوں کا جاننا اللہ تعالیٰ سے خاص ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ارشاد ہوا ہے۔ قل لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسّنی السوء (پ ۹ ع ۱۳ الاعراف ع ۲۳)

(۴) ہمارے آقا اور مطاع ؑ کو بہت سے غیبوں پر قبل از وقت اطلاع دیگئی اور پھر ایسا ہی ظہور میں آیا۔ مثلاً براہین احمدیہ میں اس وقت آپ نے لکھا ہے جبکہ آپ بالکل عالم گمنامی میں تھے۔ یاتون من کل فج عمیق۔ یاتیک من کل فج عمیق۔ لا تصعّر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس۔ یعنی دور دراز رستوں سے لوگ تیرے پاس آئینگے۔ اور تحفے بھی آئینگے۔ اور چونکہ لوگ بہت کثرت سے آئینگے۔ اسواسطے ان سے مُنہ نہ پھیرا اور نہ تھکنا۔ پس کوئی قادیان آئے۔ اور مشاہدہ کرے۔ کہ کس طرح سے لوگ دور دراز ملکوں سے آتے اور تحفے لاتے اور بھیجتے ہیں۔

چوتھا معیار یہ کہ نُصرت الٰہی اور تائید الٰہی اسکے اور اسکے اتباع کے شامل حال رہے۔ تاکہ ثابت ہو جائے کہ بیشک اللہ قدیر اسکی مددپر ہے۔ خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوة الدنیا وغیرہ۔ جیساکہ ہم دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی نصرت اور تائید کی۔ پھر حضرت ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہم ورضوعنہ کی فرمائی (۴) نُصرت الٰہیہ کا پتہ اس طور پر لگ سکتا ہے۔ کہ ہمارے آقا و مطاع ؑ نے جب مہدی اور مسیح موعود ؑ ہونے کا دعویٰ شائع کیا۔ تو سوائے چند اشخاص کے جو کہ انگلیوں پہ گنے جاتے تھے۔ اور کوئی بھی ساتھ نہ تھا اور ہندوستان و پنجاب وغیرہ کے سب طبقات الناس اور مولویوں نے پھر ان گدّی نشینوں نے آپؑ کی سخت مخالفت شروع کی۔ اور اپنی سب تدابیر اور اسلحہ کو لے کر بڑے زور شور سے مقابلہ پر نکلے۔ ڈھیروں کے ڈھیر کتابیں اور رسالجات آپؑ کی مخالفت پر شائع کر دیئے۔ ہمارا آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی طرح ہر ایک میدان میں مظفّر اور منصور ہوا اور باوجود ان روکوں کے اب حضورؑ کی جماعت دس لاکھ سے متجاوز ہے۔

پانچواں معیار یہ کہ اس نُصرت کی پیشگوئی قبل از وقت بلکہ ضعف کی حالت میں کی جاتی ہے۔ تاکہ اللہ کا علم اور فعل اس کی صداقت کے دو شاہد ہوں۔ وکفیٰ باللہ شہیدًا۔ جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پہلے سے فرما دیا تھا۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی (سورہ مجادلہ ع ۳) اور سیھزم الجمع ویولّون الدبر (سورہ القمر ع ۳) اور اولم یروا انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا افھم الغالبون (سورة الانبیاء ع ۴)

(۵) ہمارا آقا و مطاع علیہ الصّلوٰة والسّلام نے دعویٰ سے پہلے براہین احمدیہ میں خدا کی وحی شائع کی تھی۔ جو اس نُصرت کی پیشگوئی تھی اور وہ یہ ہے۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کر دے گا۔" اور فرمایا۔ ینصرک رجال نوحی الیھم وغیرہا۔

پس کیا آپ اسکی نظیر میں کوئی کاذب شخص پیش کر سکتے ہیں کہ جس نے گمنامی اور کس مپرسی کی حالت میں شائع کیا ہو۔ کہ اللہ علیم قدیر نے اپنی تازہ وحی مجھ پر نازل کی ہے کہ میں تیری نُصرت کرونگا۔ اور پھر اسی طرح اس کی نُصرت کی ہو۔ مُفتری اور تقوّل علی اللہ کرنیوالے کو اللہ ناکام اور ہلاک کرتا ہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا ہے:۔ وقد خاب من افتریٰ (سورہ طٰہٰ ع) اور فرمایا:۔ ولو تقوّل علینا بعض الاقاویل۔ لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین (سورہ الحاقۃ ع) اور اگر یہ کہے کہ ابھی پورا غلبہ نہیں ہوا۔ تو اس کا جواب وہی پایا جائیگا۔ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم (فداہ ابی اُمّی و روحی) کی نُصرت اور غلبہ پر اعتراض کرنے والوں کو خداوند علیم و حکیم نے دیا تھا اور وہ یہ ہے۔ اولم یروا انا ناتی الارض ننقصها من اطرافها افهم الغالبون (سورۃ الانبیاء ع) یعنی جب اس ضعف اور بے بسی کی حالت میں کفر کی زمین کم ہوتی جاتی ہے اور اسلام کی زمین بڑھتی جاتی ہے۔ تو کیا معترضین پھر بھی خیال کرتے ہیں کہ وہ غالب آجائینگے۔

چھٹا معیار یہ کہ اسکے مکذّبین پر عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ کذبوا الرسل فحق عقاب (سورہ ص ع)

(۶) چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے انکار سے بھی اس زمانہ میں کئی عذاب نازل ہوئے مثلاً طاعون - جنگ - قحط - زلزلہ - سیلاب وغیرہ وغیرہ - کنگن ہتھ دے نوں ویکھن آرسی کی پنجابی مثل ہے۔ (ہاتھ کنگن کو آرسی کیا)

(۷) اس وقت بھی مسلمانوں کی بہت نازک حالت ہے۔ قرآن بھی نہیں پڑھتے۔ اور نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ بلکہ قانون قرآن کے برخلاف بناکر قرآن کے مقابلہ پر جمے بیٹھے ہیں۔ اور ان کی حالت اس قدر گرگئی ہے کہ ان کے اپنے لیکچر دینے والے بُرے بے عمل عالموں۔ عیاش اور غافل امیروں اور بے دین مکّار گدّی نشینوں کے رونے رو رہے ہیں۔ اور باہر کے آریہ۔ عیسائی۔ سکھ وغیرہ وغیرہ سب اسلام پر حملے کر رہے ہیں۔ اس اسلام کی مصیبت پر اگر اللہ تعالےٰ اس کی خبر نہ لیتا۔ تو اس کے یہ معنی ہوتے کہ اسلام خدا کا کچھ نہیں لگتا ہے۔ اور خدا اسلام سے بے تعلق ہے۔ مگر نعوذ باللہ یہ غلط ہے۔ اسلام خدا کا دین ہے۔ اس نے اپنے دین کی خبر مصیبت کے وقت لی اور اپنا مامور عین وقت پر بھیجکر اس کی تائید کی اور اپنے کلمہ اور نام کو بلند کیا +

راقمہ زینب بی بی بنت مولوی محمد الدین صاحب واصل باقی نویس تحصیل کھاریاں ضلع گجرات پنجاب

پھینیاں بنانے کی ترکیب

میدے کو خوب سخت گوندھ کر رکھیں۔ پھر کڑاہی میں گھی ڈالکر آگ جلا دیں اُدھر سے سیویاں بٹنے والی مشین یا کھکر لچھے نکال نکالکر ہاتھ پر لپیٹ کر جلیبی کی طرح گول گول کرکے کڑکڑاتے گھی میں ڈالتے جائیں جب بادامی رنگ ہو تو نکالتے جائیں + دودھ یا چائے میں ڈالکر نوش فرمائیں یہ پھینیاں بازار کی خراب کنندہ وغیرہ پھینیوں سے بڑی لذیذ ہوتی ہیں۔ اور سستی بھی پڑتی ہیں۔ چھلنی بہت باریک ہو۔ ایک چھٹانک کی دو تین بھی بن سکتی ہیں + ام بشیر ساکنہ لنگہ از قادیان

زنانہ دستکاری

میری معزز بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
میرا مضمون زنانہ دستکاری کے متعلق ہے۔ ہر ایک لڑکی کو خواہ وہ امیر گھر کی ہو خواہ غریب گھر کی۔ کچھ نہ کچھ دستکاری ضرور سیکھنی چاہیئے۔ دستکاری امیروں کی زینت و زیور ہے۔ غریبوں کی روزی کا سہارا ہے۔ اکثر لڑکیاں گھر کا کام دھندا یا کوئی ہنر اس غرض سے نہیں سیکھتیں کہ ہمیں کیا اس سے روٹی کمانی یا ہاتھ سے کام کرکے کھانا ہے گھر میں خدا کا دیا سب کچھ ہے خدا دے کھانے کو تو کیوں جائے کمانے کو۔ مگر یہ خیال بالکل غلط ہے بعض اوقات تکلیف دینے والا ہے دولت ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے آج ایک کے پاس کل دوسرے کے پاس۔ ہر ایک گھر گرستن کو سوچنا چاہیئے کہ ہماری زندگی میں خدا جانے کل کیا پیش آئے۔ جن عورتوں کے ہاتھ میں ہنر نہیں ہے انہیں چکی پیس کر یا چرخہ کات کر اپنا پیٹ پالنا پڑتا ہے۔ اگر یہی عورتیں بچپن میں کوئی ہنر ہاتھ میں ڈال لیتیں تو خاصی طرح عزت و حرمت سے گھر بیٹھی امیرانہ گذارہ کرتیں اور کچھ نہیں تو عمدہ سے عمدہ سینا کشیدہ کاڑھنا۔ گلوبند بننے موزے اور دستانے تیار کرنے سیکھ لیں تو اس میں سب کچھ ہے۔ دہلی اور لکھنؤ کی عورتیں چکن اور جالی کے ایسے پاکیزہ کام بناتی ہیں کہ ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ ولایت تک پسند کیئے جاتے ہیں۔ یہ عورتیں ململ لیکر اسے مختلف چھاپوں سے چھاپ لیتی ہیں پھر انہیں نشانوں پر سوت یا ریشم سے پھول پتیاں اور بیلیں کاڑھتی چلی جاتی ہیں۔ پہلے تو کاڑھنے والیاں صرف خانوں سے گنتی پر کام کیا کرتی تھیں مگر اب تو طرح بطرح کاغذ کے بنے بنائے بیل بوٹے مل جاتے ہیں اس کاغذ کو لیا پن سے ٹانکا لگایا اس پر پھول بناتے چلے گئے آسانی کی آسانی رہی خوشنمائی کی خوشنمائی ہوگئی۔ یہاں کارچوبی کا کام بھی اس خوش اسلوبی سے تیار ہوتا ہے جو بڑا مشہور ہے۔ کارچوب کا ایک بڑا سا چوکھٹا ہوتا ہے اس پر کپڑا تان کر پنسل سے پھول بنا لیتے ہیں پھر اس پر سلمے ستارے کا کام کرتے ہیں اس کام کی بڑی قدر ہے مزدوری بھی اچھی مل جاتی ہے۔ پشاور میں زری کی ٹوپیوں اور کلاہ کا اس قدر چرچا ہے کہ وہاں کی عورتیں تمام دن سوئی کا کام کرتی ہیں یہاں تک کہ انہیں ہانڈی روٹی کی فرصت نہیں ملتی دن کا کھانا اکثر بازار سے منگوا کر کھاتی ہیں یہاں کی لڑکیاں اکثر جہیز کا سامان خود تیار کرتی ہیں۔ زری کے علاوہ یہاں بخیئے کا کام بھی قابل تعریف ہوتا ہے برقع کے رومال اور ٹوپیٹیں دور دور جاتی ہیں یہاں کی عورتوں کو کبھی کہا جاتا ہے کہ سیر کی بجائے کچھ وقت دستکاری میں بھی لگایا کرو تو کہتی ہیں کہ گھر میں ہمارا دل گھبراتا ہے۔ پس سب بہنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ کچھ نہ کچھ دستکاری ضرور سیکھیں۔ مجھے

کچھ اتنی لمبی تو دستکاری آتی نہیں میں خود شرمندہ ہوں جالی پر بیلیں کاڑھنی اور ململ پر چھاپا لگا کر کچھ نہ کچھ بنا ہی لیتی ہوں۔ موتیوں کے گلدستے جس کا راولپنڈی اور امرتسر میں بہت چرچا ہے وہ بھی جانتی ہوں ابھی تک قادیان میں اس کا رواج نہیں ہے وہ بنانے سے خاصہ نفع ہو سکتا ہے وہ بنانے چاہیئے کیونکہ انکو امیر آجکل زیادہ پسند کرتے ہیں۔ والسلام

نظیر النساء بیگم ہمشیرہ بابو محمد اسحٰق صاحب
شہر راولپنڈی

بُسری

یہاں سندھ میں ایک روٹی پکاتے ہیں جسکو بُسری بُسری کہتے ہیں۔ پہلے تو جب میں نے یہ نام سُنا تو سمجھ نہیں آتی تھی تعجب ہوتا تھا کہ بُسری کیا ہے جب پکوا کر دیکھی تو معلوم ہُوا کہ گُڑ کی میٹھی والی روٹی ہے اور جب کھا کر دیکھی تو واقعی عمدہ لذیذ چیز ہے کہنے کو گُڑ کی روٹی لیکن اسکی لذّت اور ذائقہ کھانے سے اور کھا کر دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے سندھی لوگ عموماً سردی کے سارے زمانہ بُسری کی غذا خوب شوق سے استعمال کرتے ہیں بشرطیکہ میسّر آسکے۔ کیونکہ یہیں گھی عمدہ خالص اور خاصکر مکھّن تازہ کا استعمال زیادہ ہوتا ہے گرم گرم پکوا کر پھر مکھّن یا مکھّن سے بنایا ہُوا گھی اوپر ڈالکر کھاتے ہیں اور بعض آدمی تو اپنے زکام کا علاج بھی اسی سے کرتے ہیں وہ اس طرح کہ صبح کو پکوا کر آدھ پاؤ مکھّن تازہ سے بڑے شوق و خوشی سے نوش کر لیتے ہیں پھر سارا دن پانی نہیں پیتے اور نہ اور کوئی غذا کھاتے ہیں اس سے اُن کو زکام بالکل چھوڑ جاتا ہے۔ سندھ میں لوگ اس کے بڑے ہی شائق ہیں غریب غرباء تو ڈیڑھ سیر روپے والے گھی ہی سے بیچارے بناتے ہیں۔ جس طرح پان کی تعریف میں شعر میں سنا کہ بن کتّھے میں کو ٹے کھاتے ضرور ہیں۔ اپنی طلب غرض وہ بجھاتے ضرور ہیں۔ کہتے ہیں ایک بہت بڑے آدمی مچھلی کے شوقین تھے اُن کے پاس کوئی ماہی گیر مچھلی لایا وہ بھی بڑی ہی خوش ہوئے۔ ماہی گیر سے بولے جو تُو طلب کریگا دونگا۔ اُس نے کہا کہ حضور اگر میری مرضی سے مجھکو دیتے ہو تو (کوسی کوسی) گرم گرم مکھّن کے ہمراہ بُسری کھلائیں پھر اُسکو آدھ سیر آٹے کی آدھ پاؤ اندر گڑ ڈلوا کر اوپر پاؤ مکھّن تازہ ڈلوا کر دیدی کھا کر وہ بہت خوش ہُوا۔ بُسری پکانے کی ترکیب وہی ہے جو میٹھی والی روٹی کی ہے۔ جس طرح قیمہ بھر کے پکاتے ہیں۔ جو لوگ زکام کی وجہ سے یعنی علاج کی نیّت سے بُسری کھاتے وہ یہ بھی کرتے ہیں کہ گڑ میں ۸۔۱۰ دانے سیاہ مرچ کے پسوا کر ڈلواتے ہیں۔ بہنیں پکوا کر یا پکا کر کھا دیکھیں بہت عمدہ ہوتی ہے لیکن اب سردی کم ہو گئی ہے (تو آپ کیوں نہ ایک بُسری جلسہ سالانہ پر پکوا کر دفتر مصباح میں بھجوا دیں۔ ایڈیٹر)

فقط
سیدہ شہر بانو
از روہڑی ضلع سکھر (سندھ)

بچّوں کی حفاظت کرو

۱- بچّوں کو موسم سرما میں گرم لباس پہنانا چاہیئے۔

۲- بچّوں کا لباس ڈھیلا رکھیں تاکہ انکی نشوونما میں خرابی واقع نہ ہو۔

۳- بچّوں کو میلے کپڑے کبھی نہ پہنائیں۔

۴- بچّوں کو ننگے پاؤں کبھی نہ پھرنے دیں۔

۵- بچّوں کو زیور کبھی نہ پہنائیں۔ کیونکہ اس سے سینکڑوں جانیں تلف ہو گئی ہیں۔

۶- بچّوں کو رات کے وقت جلد سُلانا چاہیئے۔ تاکہ وہ علی الصبح اُٹھ سکیں۔

۷- بچّوں کو صبح سویرے اُٹھنے کی عادت ڈالیں۔ کیونکہ صبح خیزی باعثِ صحت ہُوا کرتی ہے۔

۸- بچّوں کو بھوت پریت سے اور ہَوَّا سے نہ ڈرائیں۔ کیونکہ وہ بزدل ہو جاتے ہیں اور ڈرتے رہتے ہیں۔

۹- بچّوں کو جس وقت غصّہ آئے تو اسپر اُس وقت غصّہ نہ کریں۔ بلکہ شفقت و پیار سے اُنکا غصّہ فرو کریں۔

۱۰- بچّوں کو جوش دیا ہُوا دودھ نہ دیں۔ کیونکہ وہ دیر ہضم ہوتا ہے۔

۱۱- بچّوں کو رنج و پریشانی کی حالت میں کبھی دودھ نہ پلانا چاہیئے۔

۱۲- بچّوں کے جب دانت نکلنے کا زمانہ آئے۔ تو گھوڑے یا بھیڑ کے بالوں کا تکیہ سر کے نیچے رکھیں۔

۱۳- بچّوں کو سات آٹھ مہینے کی عمر میں غذا ہرگز نہ دینا چاہیئے کیونکہ غذا ہضم کرنیکے واسطے لعابِ دہن کی ضرورت ہے جو ایک سال سے کم عمر میں نہیں پیدا ہُوا کرتا۔

۱۴- بچّوں کو ہر روز شب کو نیم پاکر دسے تیل کا کاجل کو رسے برتن میں پاڑ کر آنکھوں میں لگایا کریں اس سے پلکیں گرنے نہیں پاتیں۔ اور بصارت تیز ہوتی ہے۔ اور آنکھ ٹھنڈی معلوم ہوتی ہے۔

۱۵- بچّوں کو روزانہ ٹھنڈے پانی سے غسل دیا کریں یا گرمی میں نیم گرم پانی سے غسل دیں۔ اور قبل غسل جسم پر تیل مل دیا کریں۔ ناریل کا تیل ہو خواہ تل کا ہو۔ والسلام

راقمہ - اہلیہ بابو محمد علی خان۔ از فیض آباد

ہمارا خدا

میری پیاری معزز بہنو! اس نام سے زیادہ مقدّس اور پیارا نام کونسا ہو سکتا ہے جو کہ ہمارے واسطے موجبِ راحت ہے اور جس کی برکات سے ہم ہر گھڑی ہر لحظہ ہر روز مستفیض ہوتے رہتے ہیں اور نہایت دمحبّت کے ساتھ اس نام کو اپنے قلوب میں جگہ دیتے ہیں دنیا میں کون ہے مگر سوائے چند بدنصیبوں کے جن کا نہ تو کوئی دین ہے اور نہ ہی کوئی مذہب۔ اور نہ کوئی خدا۔ مگر سوائے دنیا کی آرام و آسائش کے۔ جو اس مقدّس نام کو چھوڑنا پسند کرتے ہیں۔ مگر ہم تو اس مقدّس اور پاک نام کو اپنی جان و مال سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں اور اس حقیقی مذہب اسلام کو اپنا ہمدرد اور سچّا مذہب قرار دیتے ہیں خداوند کریم ہمارے قلوب میں عزّت اسلام دوبالا کرے اور ہم کو اپنی رحمت کاملہ سے توفیق بخشے کہ ہم اپنے اہم فرائض سے سُبکدوش ہو سکیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور سُرخروئی حاصل کریں

اور اسکی رضا پر چل کر صراط مستقیم کو بآسانی پا سکیں اور جو جو مشکلات انسان پر پڑیں بڑی دلیری کے ساتھ برداشت کریں وہ مشکلات نہیں ہوتے بلکہ خداوند کریم اپنے صابر بندوں کو اپنے قرآنی وعدہ کے مطابق آزماتا ہے انسان بہادر اور نیک کہلانے کا جب ہی مستحق ہو سکتا ہے کہ جب ہم سے ہم بڑی سے بڑی مشکلات پر فتح پائے اور ان مصائب کی اپنے مالک حقیقی کے مقابلہ میں کچھ بھی حیثیت نہ سمجھے کم ہی لوگ ہیں جو دین اور اسلام کی خاطر صعوبتیں برداشت کرتے ہیں اور اپنے خالق مالک کا قرب حاصل کر لیتے ہیں اور بہت کم وہ لوگ ہیں جو محض خدا کی رضاء کی خاطر اپنی جان اپنا مال اپنے عزیز و اقارب سب قربان کرتے ہیں اور مالک کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں یہ سب بلکہ تمام مصائب اسکی رضاء کی خاطر برداشت کرتے ہیں تو پھر ہم بھی اپنے سچے ہمدرد کی خاطر اپنی جان مال کی بالکل پرواہ نہ کریں اور ہر ایک مشکل میں بہت دلیری سے کام لیں۔ پس خداوند کریم ہمارا ناصر و مددگار ہو آمین ثم آمین۔

مشکلے نیست کہ آساں نشود

مرد باید کہ ہراساں نشود

سیدہ محمودہ بانو بنت محمد یامین شاہ بریلوی قادیان

ہر ایک مصباحی بہن اپنے دل سے اس سوال کا جواب پوچھے کہ دوران سال میں اس نے مصباح کا کوئی خریدار بنایا ہے؟

(ایڈیٹر)

بہنوں کی خیر خواہی

KHILAFAT LIBRARY

خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو محبت کے ساتھ پیدا کیا۔ اور ان کی ہدایت کیلئے اپنے فرستادہ نبی بھی ان میں مبعوث کیئے۔ تا کہ انکو خدا کا راستہ بتائیں اور انکے نفسوں کو پاکیزہ بنائیں اور جہنم کی آگ سے بچا کر جنت کی طرف لیجائیں۔ مگر آہ صد افسوس کہ دنیا نے اُن کی تکذیب پر کمر باندھ لی اور انکار پر انکار کرتے رہے۔ جب بھی نبی آیا۔ تو اُس کی طرح طرح سے مخالفت کی ــــ۔ اب پھر جبکہ دنیا کی حالت بگڑ گئی۔ اور بڑے بڑے مولوی علماؤں کی اخلاقی حالت عملی علمی حالت خراب ہو گئی رسمیں اور بدعات اور شرک پھیل گئے۔ اور قرآن شریف کے حکموں کو چھوڑ دیا۔ تو خدا رحیم کریم نے اپنی رحمت اور فضل سے اپنے نبی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح کیلئے بھیجا۔ اور بڑے بڑے زبردست نشانوں کے ساتھ نازل کیا۔ آسمان زمین نے شہادت دی۔ چاند سورج نے گواہی دی طاعون پھیلی زلزلے آئے۔ مگر پھر بھی قوم نے تکذیب ہی کی۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں بار بار یہی ذکر فرمایا ہے۔ کہ جب بھی خدا تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت کیلئے اور اسلام کو تازہ کرنے کیلئے اپنے نبی دنیا میں بھیجے تو دنیا نے انکار ہی کیا۔ سعید روحوں نے بغیر کسی نشانوں کے ہی اُن کو مان لیا۔ اور آمنا و صدقنا کے مصداق

بنے۔ اور منکر لوگ انکار ہی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کے عذاب نے اُن کو گھیر لیا۔ اور وہ کفر کی حالت ہی میں ہلاک ہو گئے۔

آہ! صد آہ! اے قوم اے دنیا اب بھی سنبھل جا۔ خوابِ غفلت سے بیدار ہو۔ اُٹھ اور دیکھ خدا تعالیٰ کا نور روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو گیا۔ اے قوم اپنے وقت کے برگزیدہ نبی کی اتباع میں داخل ہو جا۔ خدا تعالیٰ نے جو رحمت نازل کی ہے اُسکی قدر کر

ع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ اے قوم اُن نیک لوگوں کی طرح ہو۔ جنہوں نے نبی کے نازل ہونے پر یہ الفاظ اپنی زبان سے کہدیئے:۔

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔

اے قوم اپنے وقت کے نبی کی پیروی کر۔ کسی عزیز و اقرباء کے چھوٹ جانے سے نہ ڈر۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے حضور یہ عزیز و اقرباء ہمیں نجات نہیں دلوائینگے بلکہ ہمارے پختہ ایمان نے ہم کو مفلحین بنانا ہے۔

اے جماعت احمدی تو بھی اپنے وقت کے امام و مرشد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی دل و جان سے متبع ہو۔ اے احمدی جماعت اگر تو خدا تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنا چاہتی ہے۔ تو امام وقت خلیفۃ المسیح ثانی فضل عمر کے حکموں کی پیروی کر۔ اے جماعت اگر تجھے اُن کی صحت کی خواہش ہے۔ اگر تو اُن کو مدت دراز تک اپنے سر پر سلامت دیکھنا چاہتی ہے تو اپنی اخلاقی اور عملی حالت کو سنوار۔ اپنی ذات کے متعلق جھگڑے چھوڑ خدا کے لئے اپنے اوقات صرف کر۔ تبلیغ کیلئے وقت نکال۔ اسلام کے پھیلانے میں مشغول ہو جا۔ دعاؤں میں لگ جا۔ اسلام کی ترقی کیلئے دُعائیں کر۔ اور اپنے امام کو خوش کر۔ اللہ کریم سے دُعا ہے کہ ہم کو اسلام کی ترقی کے دن دکھائے۔ اور ہمیں اسلام کے لئے سچا نمونہ بنائے اور اسلام پر جو اسوقت طرح طرح کے مصائب آ رہے ہیں ان کو دُور فرمائے۔ آمین ؛

خاکسار سعیدہ اہلیہ میاں وزیر محمد صاحب لاہور

چودھویں کا چاند

بہار کا موسم ہے۔ اور چاند اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ افروز ہے۔ اِس وقت جمیلہ چھت پر ٹہل رہی ہے۔ کبھی آسمان کی طرف دیکھتی ہے۔ اور کبھی کبھی اِدھر اُدھر کا نظارہ دیکھ کر بشاش ہو رہی ہے۔ کہ اَچانک پڑوسن کی آواز اُس کے کان میں پڑتی ہے۔ جو اپنے بچے کو نماز کا ترجمہ سکھا رہی ہے۔ جمیلہ پڑوسن سے یوں مخاطب ہوتی ہے:۔

جمیلہ۔ بہن فہمیدہ۔ دیکھو آج کیسا خوشنما منظر ہے۔ چاند کی روشنی کیا بھلی معلوم ہوتی ہے غالباً آج چودھویں رات کا چاند ہوگا۔

فہمیدہ۔ بیشک بہن آج چودھویں کا چاند ہے۔

اسی لئے رات کو دن کا نظارہ نظر آرہا ہے۔

جمیلہ۔ اس دل خوشکن منظر کو دیکھ کر طبیعت بیحد بشاش ہو رہی ہے۔ یہ ٹھنڈی روشنی آنکھوں میں طراوت پہنچانے والی اور دل کو لبھانے والی ہے۔

فہمیدہ۔ آپکی بشاشت میں اضافہ کرنے کیلئے میں آپکو اُس روحانی چودھویں کے چاند کی خوشخبری دیتی ہوں۔ جس کی روشنی روح کو تازگی پہنچاتی ہے اور مُردوں کو زندگی بخشتی ہے۔

جمیلہ۔ وہ کون؟

فہمیدہ۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں۔ جن کی نورانی کرنیں قادیان دارالامان سے اُٹھکر اکنافِ عالم میں پھیل چکی ہیں۔ مگر آپا ہنوز آپ دل کی کھڑکی بند کئے بیٹھی ہیں۔

جمیلہ۔ ہمیں جب بھی آپسے بات کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ آپ یہی قصہ لے بیٹھتی ہیں۔

فہمیدہ۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی قصہ نہیں۔ یہ دُنیا فانی ہے۔ اور عنقریب ہم سب کو جزا و سزا کے مالک کے حضور پیش ہونا ہے۔ جہاں ہماری جوابدہی ہوگی۔ میں آپکی حقیقی خیر خواہ ہوں۔ اس لئے چاہتی ہوں۔ کہ آپ خداوند بزرگ و برتر کی عدالت میں سُرخرو ہوں۔ اور اسکے لئے ضروری ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ پر ایمان لایا جائے۔

جمیلہ۔ آپ بھلا یہ تو بتائیں۔ کہ آپنے مرزا صاحب کو چودھویں کے چاند سے کیونکر تشبیہ دی؟

فہمیدہ۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث ہوئے چودھویں صدی جارہی ہے۔ آپؐ فرما گئے ہیں۔ کہ ہر صدی کے سر پر ایک ایسا شخص ظاہر ہوا کریگا۔ جو دینِ حق کی ان خامیوں کو دُور کردیا کریگا۔ جو مدّتِ زمانہ کی وجہ سے لوگوں میں پیدا ہوجایا کریں گی۔ پچھلی تیرہ ۱۳ صدیوں میں آنحضرت صلعم کے ارشاد کے مطابق خدا کے وہ پاک بندے اصلاحِ اُمّت کیلئے ظاہر ہوتے رہے۔ پہلا مجدّد مثلِ ہلال تھا۔ اس لئے کہ وہ زمانہ آنحضرتؐ کی بعثت سے قریب تر تھا۔ اُمّتِ محمدیہ میں ابھی ہنوز بہت کم تاریکی پھیلی تھی۔ جسکے مٹانے کیلئے ہلال کافی تھا۔ جوں جوں زمانہ گذرتا گیا۔ تاریکی بڑھتی گئی۔ اس تاریکی کو دُور کرنیکے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتنا ہی نور بھیجا جاتا ہے۔ اُسوقت جبکہ چودھویں صدی کا آغاز تھا۔ تاریکی اور ظلمت انتہا تک پہنچ چکی تھی۔ لوگوں کے دل نورِ ایمان سے خالی ہو چکے تھے۔ علمِ دین زمین سے اُٹھ کر ثریا پر جا پہنچا تھا۔ کہ یکایک رحمتِ خداوندی سے چودھویں کا چاند نمودار ہوا۔ جس طرح یہ چاند آسمان پر نظر کرتے ہوئے) سورج کی روشنی سے آج کامل طور پر منعکس ہو رہا ہے۔ ٹھیک اسی طرح آسمانِ روحانی کے چاند نے اپنے سورج نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے کامل طور پر روشنی حاصل کی۔ اپنا ذرہ ذرہ آفتابِ رسالت میں فنا کیا۔ اور بارگاہ ایزدی سے صریح طور پر بھی

کا خطاب پایا۔

جمیلہ - مرزا صاحب کو تو سب عالم دین اپنے دعاوی میں جھوٹا سمجھتے ہیں۔ مگر اس چاند کا کوئی انکار نہیں کرتا۔

فہمیدہ - اندھوں کو اس چاند کی روشنی بھی کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ اور وہ جو اندھیری کوٹھری میں بیٹھے اونگھ رہے ہیں۔ اس خوشنما منظر کو نہیں دیکھ سکتے۔ یہی حال ان شپرہ چشم لوگوں کا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرتے ہیں۔ یا تو دین کی آنکھ بند کئے بیٹھے ہیں اور یا اس طرف نگاہ نہیں کرتے۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✿ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اگر چمگادڑ کی آنکھ سورج کی روشنی سے فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔ تو سورج کا اس میں کیا گناہ ہے۔

جمیلہ - رات کافی گذر چکی ہے۔ میرے خیال میں اب آرام کرنا چاہیئے۔ مجھے تو آپکی باتیں سُنکر خوشی ہوتی ہے۔ معلوم نہیں سلیم کے ابا کیوں ایسی باتیں سُننے سے مجھے منع کرتے رہتے ہیں۔

فہمیدہ - اب آپ تھک گئی ہیں۔ اس لئے آرام کریں۔ اور میرا یہ پیغام سلیم کے ابا کو بھی پہنچا دیں۔ کہ ہمیشہ کی زندگی کے حصول کیلئے اِس راستہ پر قدم مارنا ضروری ہے۔

جمیلہ سلام کہکر رخصت ہوتی ہے۔ اور فہمیدہ عشاء کی نماز پڑھنے کی طیاری کرتی ہے ؛

راقمہ دو عائشہ سعیدہ اہلیہ مرزا محمد صفدر صاحب مزنگ لاہور

مُنہ سے کہنا اور کر کے دکھانا

یکم مارچ کے مصباح میں ایڈیٹر صاحب کی یہ تحریر پڑھکر کہ "۱۵ فروری کا مصباح پونے چار سو وی پی کیا گیا تھا۔ کیونکہ اکثر بہنوں نے جلد دوم بلکہ بعض نے جلد اوّل کا چندہ ادا نہیں کیا۔ (کیا یہ اپنے ذمہ قرضہ نہیں سمجھا جاتا) افسوس ہے۔ کئی وی۔ پی واپس آرہے ہیں" مجھے سخت تعجّب اور افسوس ہُوا۔ کہ مُنہ سے تو اس قدر مصباح سے ہمدردی اور محبّت ظاہر کیجاتی ہے۔ لیکن وقت پر وی پی بھی واپس کیے ہیں۔ میرا مطلب سب بہنوں سے نہیں۔ بعض بہنیں عملی رنگ سے بھی سبقت لیجا رہی ہیں مثلاً اسی پرچہ میں بہن امۃ الحفیظ صاحبہ نے مصباح کیلئے ایک تجویز لکھی ہے۔ اور چندہ بھی اپنی خوشی اپنے ایثار سے زیادہ کر دیا ہے۔ محبّت اور شوق ہُوا تا بعض بیبیوں کو اڑھائی روپے دینے مشکل نظر آرہے ہیں۔ سال بھر اخبار لینا اور وقت پر وی پی واپس کر دینا۔ چہ معنی دارد۔ اگر زیادہ کی ہمت نہ ہو (بیشک سب بیبیاں خوش حال ہی تو نہیں) تو مقرر چندہ وقت پر ادا کرنیکی ضرور کوشش کرنی چاہیئے تاکہ ایڈیٹر صاحب کو اس پریشانی سے نجات ہو۔ اور آیندہ کیلئے ہمت بڑھے۔ اخبار کی ترقی و بہبودی خریداروں کی ہمّت پر منحصر ہے۔ اگر ہر دفعہ کئی بجائے سال بھر کے بعد وی پی واپس آ گئے۔ تو اس حالت میں پرچہ کیا ترقی کر سکتا ہے اور کیا امید ہو سکتی ہے۔ بیشک استطاعت والی بہنوں کو اپنی خوشی سے جسقدر ہو سکے زیادہ دینا چاہیئے لیکن کم مقدرت والی بیبیوں کو وی پی تو ضرور وصول کر لینا چاہیئے۔ اُن کی یہ بھی ایک خاصی مدد ہے آج زمانہ اسقدر گراں ہے۔ کہ بغیر روپیہ کے سب کچھ مشکل ہے۔ سب کا ملکر مدد کرنے سے مصباح کی حالت درست ہو سکتی ہے۔ فقط

(مصباح کی خیرخواہ از بہار)

پی وِٹ

(ایک دلچسپ کہانی)

ایک گاؤں میں ایک غریب کسان رہا کرتا تھا۔ اسکا نام پی وِٹ (Pee-Wit) تھا۔ ایک روز جب وہ اپنے کھیت میں دو بیلوں کو جوتے ہوئے ہل چلا رہا تھا۔ اُسے پی وِٹ! پی وِٹ کی آواز سُنائی دی۔ اُس نے سر اُٹھا کر دیکھا تو معلوم ہُوا۔ کہ ایک پرندہ (انگریز اسکو پی وِٹ کہتے ہیں کیونکہ یہ ہر وقت پی وِٹ! پی وِٹ کہتا رہتا ہے) درخت پر بیٹھے پی وِٹ! پی وِٹ کہ رہا ہے کسان سمجھا کہ یہ پرندہ اُسکے نام کی ہنسی اُڑا رہا ہے۔ اس لئے اُس نے ایک پتّھر اُٹھا کر اُسے مارا۔ پتّھر پرندے کو تو نہ لگا لیکن اُسکے اپنے بیل کو لگ گیا۔ اور بیل مر گیا۔ پی وِٹ (وہی کسان) نے سوچا کہ ایک بیل سے تو ہل چلانا دشوار ہے۔ اسلئے وہ دوسرے کو بھی ہلاک کر کے دونو بیلوں کی کھال اُتار کر ایک قریب ہی کے گاؤں میں ایک چمار کے پاس بیچنے چلا گیا۔ جب چمار کے گھر پہنچا۔ تو دروازہ کھٹکھٹایا۔ مگر اندر سے کوئی جواب نہ پایا۔ اسلئے اُس نے دروازے کے سوراخوں سے جھانکنا شروع کیا۔ دیکھتا کیا ہے کہ چمارن شوہر کے ڈر سے اپنے ایک دوست کو لکڑی کے صندوق میں چھپا رہی ہے۔ آخر کچھ دیر بعد چمارن نے دروازہ کھولا۔ اور پوچھا کیا کام ہے؟ پی وِٹ نے جواب دیا۔ کچھ کھال بیچنے کیلئے لایا ہوں۔ اتنے میں چمار بھی گھر آ پہنچا۔ اور کھال کی قیمت دریافت کی۔ کسان نے کہا۔ وہ لکڑی کا صندوق جو کونے میں پڑا ہے۔ اسکے معاوضہ میں لونگا۔

چمار نے موقع کو غنیمت سمجھ کر وہ صندوق دیدیا۔ پی وِٹ صندوق لیکر گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے میں اُس شخص نے جو صندوق میں تھا کسان سے بہت منت سماجت کی کہ وہ اُسے رہا کر دے۔ مگر کسان نے نہ مانا۔ آخر کار ایک ہزار ڈالر اپنی رہائی کیلئے پی وِٹ کو دینے منظور کئے۔ پی وِٹ نے اُسے رہا کر دیا اور ایک ہزار ڈالر خوشی خوشی گھر آ پہنچا۔ ایک نیا گھر بنوایا اور امیرانہ شان سے رہنے سہنے لگا۔ یہ دیکھ کر اُسکے ہمسائے حسد کرنے لگے۔ اور اس الزام میں کہ وہ اتنا روپیہ کہیں سے چُرا کر لایا ہے قید کرا دیا۔ حاکم شہر نے اُس سے پوچھا۔ تو اسقدر مال و دولت کہاں سے لایا ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ مَیں نے اپنے بیلوں کی کھال کو ایک ہزار ڈالر لیکر فلاں فلاں چمار کے پاس بیچا ہے۔ اس پر حاکم نے اُسے رہا کر دیا۔ جب لوگوں نے کسان سے یہ بات سُنی تو بڑے متعجب ہوئے اور اپنے مویشیوں کو ہلاک کر کے کھالیں اُتار کر اُس چمار کے پاس ایک ہزار ڈالر کو بیچنے کو چلے گئے۔ چمار اُن پر خوب ہنسا اور کہا کہ میں نے تمھارے ہمسایہ کو سوائے لکڑی کے صندوق کے معاوضے میں کچھ نہیں دیا۔

اس پر سب لوگ بہت غصّے سے بھر گئے۔ اور پی وِٹ کو مار ڈالنے کی تدبیریں سوچنے لگے۔ سب سے مشورہ کیا کہ کل صبح جبکہ پی وِٹ اپنے کھیت میں بیٹھا کھیتی باڑی کرتا ہوگا مار ڈالیں۔ (ماخوذ از پاپولر اسٹوریز) باقی پھر انشاءاللہ

خاکسار والدہ سعید محمد شاد سیالکوٹی از دھن باد

۱۵ مارچ کے معموں کا حل

کراس ورڈ

معمہ حل ۱

۱ م	۲ ح	۳ م	۴ و	۵ د	■	۶ م
۷ س	۸ ق	۹ ف	■	۱۰ م	۱۱ ک	۱۲ ہ
۱۳ ج	۱۴ ہ	۱۵ ا	۱۶ د	■	۱۷ آ	۱۸ م
۱۹ ح	■	۲۰ د	۲۱ ا	۲۲ و	۲۳ ر	■
■	۲۴ ت	■	۲۵ د	۲۶ ا	۲۷ د	۲۸ ی
۲۹ س	۳۰ و	۳۱ ر	۳۲ گ	■	■	۳۳ م
۳۴ ت	۳۵ ل	■	۳۶ ر	۳۷ و	۳۸ ش	۳۹ ن

دائیں سے بائیں

۱- ۱ تا ۵ = محمود
۲- ۷ تا ۹ - سقف
۳- ۱۰ تا ۱۲ - مکہ
۴- ۱۳ تا ۱۶ - جہاد
۵- ۱۷ تا ۱۸ - آم
۶- ۲۰ تا ۲۳ - داور
۷- ۲۵ تا ۲۸ - دادی
۸- ۲۹ تا ۳۲ - سورگ
۹- ۳۴ تا ۳۵ - تل
۱۰- ۳۶ تا ۳۹ - روشن

اوپر سے نیچے

۱- ۱ تا ۱۹ - مسیح
۲- ۲۹ تا ۳۴ - ست
۳- ۲ تا ۱۴ - حقہ
۴- ۲۴ تا ۳۵ - قول
۵- ۳ تا ۲۰ - مفاد
۶- ۱۶ تا ۳۶ - دادگر
۷- ۵ تا ۲۵ - دم
۸- ۲۲ تا ۲۶ - او
۹- ۱۱ تا ۲۷ - کارد
۱۰- ۶ تا ۱۸ - مہم
۱۱- ۲۸ تا ۳۹ - یمن

معمہ حل نمبر ۲ = مدغاسکر

معمہ حل نمبر ۳ = دو آدمی ساٹھ عدد تعداد میں پھول لیکر گھر سے روانہ ہوئے اور ہر ایک پجاری کو آٹھ آٹھ پھول دیئے گئے

معمہ حل نمبر ۴ = بنگلور

معمے حل کرنیوالیوں کے نام

۱- بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل ہائی کورٹ لاہور: معمہ ۱ و ۲ و ۳
۲- شفیقہ بیگم بنت محمد رفیق صاحب کلکتہ: معمہ ۳ بقاعدہ الجبرا حل کیا
۳- آصفہ کلثوم قاضی فیملی بجے پور: معمہ ۱ و ۲
۴- فرخندہ اختر بنت شیخ نیاز محمد صاحب کراچی: معمہ ۱ و ۲
۵- معصومہ خاتون باڑیا نوالہ: معمہ ۱ و ۲
۶- والدہ سعید احمد شاد دھن باد: معمہ ۲ و ۳
۷- سردار اختر کراچی: معمہ ۲ و ۳ و ۴
۸- ممتاز جہاں ہمشیرہ ظہور الحسن امرتسر: معمہ ۱ و ۲ و ۳ و ۴
۹- محمودہ دختر میاں محمد یوسف صاحب تحصیلدار ترنگ: معمہ ۲ و ۳
۱۰- زکیہ خاتون ۱ و ۲ و ۳ و ۴
۱۱- افتخار اختر بنت خان محمد حسین صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان: معمہ ۱ و ۲ و ۳ و ۴
۱۲- اقبال بنت خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب سیشن جج امرتسر: معمہ ۱ و ۲ و ۳ و ۴
۱۳- امۃ الرحمن بنت نعمت اللہ خان صاحب اوورسیر قادیان: معمہ ۱ و ۲ و ۳ و ۴

* ان سب کو ایک ایک پارہ دل بہلانے کا ملے گا

معمہ جدید حل طلب

(۱)

ایک شخص سرائے میں کھانے کا انتظام کرنے کو آیا۔ بھٹیارے نے پوچھا تم کتنے آدمی ہو۔ اس نے کہا ہم باپ۔ ماں۔ بیٹا۔ بیٹی۔ چچا۔ چچی۔ بھائی۔ بہن۔ بھتیجے۔ بھتیجی۔ اور دو چچازاد بھائی بہن ہیں۔ بتلاؤ اس جماعت کو پورا کرنیکے لئے کم سے کم کتنے آدمی ہونے چاہئیں۔ خاکسار فرخندہ اختر بنت شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس کراچی

(۲)

ان سولہ خانوں کے ہندسے اس طرح سے لکھو۔ کہ چاروں اوپر تلے کی لائنوں چاروں آمنے سامنے کی اور آرپار کی ٹیڑھی دو لائنوں کے جوڑنے سے ہر دفعہ ۷۴ جواب نکلے۔

۲۵	۲۰	۱۶	۲۱
۲۴	۱۳	۲۶	۱۹
۲۲	۱۱	۱۸	۱۷
۱۵	۱۴	۲۳	۱۲

محمودہ بنت شیخ نیاز محمد صاحب کراچی

(۳)

میں ایک گیارہ حرفی - این - ڈبلیو - آر کا جنکشن ہوں -

(۱) اگر میرا پہلا - دوسرا - تیسرا حرف ملایا جائے تو ایک قریبی رشتہ بنتا ہے -

(۲) اگر میرا پہلا - تیسرا - پانچواں - چھٹا - حرف ملایا جائے تو ایک بیماری کا نام بنتا ہے -

(۳) اگر میرا پہلا - چوتھا - پانچواں - آٹھواں - دسواں حرف ملایا جائے تو پنجاب کے ایک شہر کا نام بنتا ہے -

(۴) اگر میرا دوسرا - چوتھا - پانچواں - آٹھواں حرف ملایا جائے تو قانون کے معنی دیتا ہے -

(۵) اگر میرا پانچواں - ساتواں - آٹھواں - دسواں حرف ملایا جائے تو ایک زنانہ اخبار کے ایڈیٹر کا تخلص بنتا ہے -

(۶) اگر میرا پہلا - دوسرا - آٹھواں - دسواں - نواں حرف ملایا جائے تو پیغام لے جانے والا کا مطلب بنتا ہے -

(۷) اگر میرا پہلا - ساتواں - گیارھواں حرف ملایا جائے تو باغ کے معنی دیتا ہے -

(۸) اگر میرا پانچواں - ساتواں - آٹھواں - دسواں ملایا جائے تو آقا کے معنی دیتا ہے -

(۹) اگر میرا چھٹا - ساتواں - آٹھواں - گیارھواں حرف ملایا جائے تو ایک قیمتی پتھر کے معنی دیتا ہے -

(۱۰) اگر میرا چھٹا - ساتواں - گیارھواں ملایا جائے تو ایک ملک کا نام بنتا ہے -

(۱۱) اگر میرا پہلا - پانچواں - گیارھواں حرف ملایا جائے تو ایک کپڑے کا نام بنتا ہے -

(۱۲) اگر میرا تیسرا - چوتھا - پانچواں - دوسرا حرف ملایا جائے تو پہرہ کے معنی دیتا ہے -

معصومہ خاتون باہڑیانوالہ

چٹ نمبر ۲۶

(۴)

کراس ورڈ

۷	۶		۵	۴	۳	۲	۱
۱۴	۱۳		۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
	۱۹	۱۸			۱۷	۱۶	۱۵
		۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	
		۲۷	۲۶	۲۵			

دہنے سے بائیں طرف

۱ تا ۵ - ایک ایسی عزیز چیز جو اسوقت بھی آپکے ہاتھ میں ہے - (۵ حرفی)

۶ تا ۷ - ایک ایسا ضروری عضو جسکے سوا زندگی محال ہے (۲ حرفی)

۸ تا ۱۲ - ایک نبی کا نام (۵ حرفی)

۱۳ تا ۱۴ - زمانہ حال (۲ حرفی)

۱۵ تا ۱۷ - ایک سواری کا نام (۳ حرفی)

۱۸ تا ۱۹ - پھول (۲ حرفی)

۲۰ تا ۲۴ - مصباح کے ہم معنی لفظ (۵ حرفی)

۲۵ تا ۲۷ - قیام کے ہم معنی لفظ (۵ حرفی)

اوپر سے نیچے

۱ تا ۱۵ - سانپ کے مرادف لفظ (۳ حرفی)

۲ تا ۲۰ - سچے کے مرادف " (۴ حرفی)

۳ تا ۲۱ - جرمن کا ایک مشہور شہر (۴ حرفی)

۴ تا ۱۱ - یا کا مرادف (۲ حرفی)

۵ تا ۱۲ - ایک قوت کا نام جس سے زندہ و مردہ میں تمیز ہو سکتی ہے (۲ حرفی)

۶ تا ۱۹ - قاعدہ کا ایک حرف (۳ حرفی)

۷ تا ۱۴ - منہ کا ایک حصہ (۲ حرفی)

۲۲ تا ۲۵ - مکان کا ایک ضروری حصہ جسکے سوا مکان نامکمل رہتا ہے (۲ حرفی)

۲۳ تا ۲۶ - اشارہ کے لئے ایک لفظ (۲ حرفی)

۱۸ تا ۲۷ - ایک نازک عضو (۳ حرفی)

مرسلہ محترمہ اہلیہ حکیم مرزا محمد شفیع صاحب لاہور

وصیتیں

وصیت ۲۸۱۶ع میں مسماۃ بیوی بیوہ بابو نور الدین صاحب مرحوم کھوکھر عمر ۴۲ سال ساکن پیران غیب حال ممباسہ افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) نقد ۱۲ ہزار اسٹلنگ جو کہ میرے شوہر کی وفات کے بعد اسکے پراویڈنٹ فنڈ ۔ گریجوئٹی اور تنخواہ ہو کہ ریلوے سے ملے ہیں (۲) زیورات جن کی قیمت ۵۸۴ اسٹلنگ ہوگی۔ (۳) ایک مکان پختہ واقعہ پیران غیب ضلع جہلم ۔ میں اس تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اس جائداد کے علاوہ جتنی جائداد میری وفات کے بعد ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی رقم یا جائداد میں اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل خزانہ یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجاویگی فقط کاتب الحروف شیخ صالح محمد عفی عنہ $\frac{11}{27}$ ۔۱۰ العبد وصیہ مسماۃ بیوی۔
گواہ شد اکبر علیخاں ٹھیکہ دار ممباسہ گواہ شد محمد علیخاں احمدی
گواہ شد محمد عالم۔

وصیت ۲۸۱۳ع ۱۹۲۳ بیعت میں خدیجہ بی بی زوجہ شیخ اللہ داد صاحب عمر ۸۴ سال ساکن بانگر تحصیل و ضلع گوردا سپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ مارچ ۱۹۲۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ جہر زیورات ۱۰ تولہ العبد موصیہ خدیجہ بی بی گواہ شد اللہ داد خاوند موصیہ
گواہ شد شیخ احمد الدین ولد وڈالہ بانگر

وصیت ۲۸۱۴ع۔ میں خدیجہ بیگم زوجہ محمد اسحٰق کھچی راجپوت ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت زیورات کی کل قیمت مبلغ ۴۱۰ روپیہ ہے۔ چونکہ حق مہر وصول ہو کر مندرجہ بالا جائداد میں شامل ہے۔ لہٰذا علیحدہ بیان میں نہیں آیا۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے بعد بھی علاوہ اس جائداد کے جو بھی ثابت ہو اسکے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جاویگا $\frac{3}{28}$ ۱۱
العبد موصیہ خدیجہ بیگم اہلیہ محمد اسحٰق صاحب ٹیلیگرافسٹ گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس لاہور فلیمنگ روڈ ۱۸
گواہ شد محمد اسحٰق بقلم خود خاوند موصیہ گواہ شد محمد علی بدوملہی والد موصیہ

مستورات کیلئے

ہماری ایجاد کردہ دوائی "اکسیر تسہیل ولادت" ایک نعمت الٰہی ہے۔ جسکے بروقت استعمال سے بفضل خدا بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد ولادت جو زچہ کو درد وغیرہ کی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ بھی خدا کے فضل سے نہیں ہوتی۔ قیمت اڑھائی روپے مع محصولڈاک (۸/۲)

مینیجر شفا خانہ دلپذیر بسلانوالی ضلع سرگودھا

ولادت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے ہاں ۷ اپریل کو لڑکی پیدا ہوئی خدا تعالیٰ مبارک کرے مرحومہ کا نعم البدل بنائے۔

اطلاع یکم جنوری کا مصباح شائع نہیں ہوا تھا مصباحی بہنوں کو چاہیئے کہ نمبر دیکھا کریں نہ کہ تاریخ۔ (مینیجر)

(بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)